عرضِ حال

9 تا 18/جنوری 2015 ریاست گیر دعوتی مہم ''اسلام سب کے لیے'' کا کامیاب اہتمام نہ صرف جماعت اسلامی ہند بلکہ مسلمانانِ مہاراشٹر کے لیے سعادت کی بات ہے۔ اسلام کو بحیثیتِ نظامِ زندگی متعارف کرانے، اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ سے متعلق غلط فہمیوں کے ازالے، عصر حاضر کے سنگین مسائل کا حل اور واحد راہِ نجات کے طور پر اسلام کو پیش کرنے اور مسلمانوں کو اپنے قول وعمل سے اسلام کی دعوت کے لیے آمادہ کرنے جیسے مقاصد کے حصول میں یہ مہم بڑی حد تک کامیاب رہی۔ یہ مہم 3/اضلاع کے سوا پوری ریاست میں چلائی گئی۔ بڑے شہروں کے علاوہ دیہاتوں میں بھی اس کا اہتمام کیا گیا۔ الحمدللہ بڑے پیمانے پر برادرانِ وطن اور مسلم امت نے اس مہم میں شرکت وتعاون کیا۔ تمام مکاتب فکر ومسلک کے ذمہ داران وعلماء کرام نے پورے اخلاص ودلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اس مہم کی رپورٹ کا خلاصہ اسی شمارہ میں پیش کیا جارہا ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس مہم کے موقع پر پوری حکمت ومنصوبہ بندی اور بغیر تحفظات کے توحید، رسالت اور آخرت کو پیش کیا گیا اور یہ واضح کیا گیا کہ تمام انسانوں کی دنیاوی زندگی کے مسائل کا بہترین حل اور آخرت میں نجات کا واحد ذریعہ صرف اسلام یعنی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہی ہے۔

دورانِ مہم تمام معروف ومروجہ ذرائع کے استعمال کے علاوہ بطورِ خاص الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر بھر پور توجہ دی گئی۔ چنانچہ ریڈیو، TV، شارٹ فلموں، موبائل ایپس، فیس بک، ٹوئیٹر، یوٹیوب، بلاگ اور واٹس اپ کا استعمال کیا گیا۔ مہم کے ذریعہ 3 کروڑ باشندگان ریاست تک دعوت دین پہنچانے کا ہدف طے کیا گیا تھا، الحمدللہ ہدف سے دوگنا سے زائد یعنی کم وبیش 8 کروڑ تک بات پہنچائی گئی۔

مہم کے موقع پر ریاست کے عام باشندگان اور سماجی طبقات کے ذمہ داران کے علاوہ حکومت کے محکموں اور بطورِ خاص پولس ڈپارٹمنٹ میں پہلی مرتبہ بڑے پیمانے پر دعوت دی گئی۔ پولس اسٹیشنوں میں پروگرام حیرت انگیز رہے۔

دورانِ مہم کسی کی طرف سے کوئی قابل ذکر مخالفت یا رکاوٹ محسوس نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس وقت ''گھر واپسی'' کا شوشہ زیر بحث تھا۔ اکثر صحافیوں نے سوال کیا کہ کیا یہ دعوتی مہم ''گھر واپسی'' مہم کی مخالفت میں منعقد کی جارہی ہے؟ تو وضاحت کی گئی کہ اس مہم کے انعقاد کا تعین 4 سال قبل ہوا تھا۔ یہ ردّعمل کے طور پر نہیں منائی جارہی ہے۔

''نشانِ راہ'' کے سابقہ شمارے (جولائی-ستمبر 2013) میں یہ بات کہی گئی تھی کہ ''تجربہ وتجزیہ بتلاتا ہے کہ برادرانِ وطن کو ان کی نفسیات ومزاج کا خیال رکھتے ہوئے سائنٹیفک انداز میں قول وعمل اور انفرادی واجتماعی طور پر دین کی دعوت دی جائے تو وہ اسے سُننے، سمجھنے بلکہ قبول کرلینے میں بھی تامل نہیں کرتے۔'' الحمدللہ! دورانِ مہم اس طرح کے مناظر دیکھے گئے۔ قبول اسلام کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔

برادران وطن کے احساسات وتاثرات انتہائی مثبت رہے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر بی.ایم.ہرڈیکر صاحب نے کہا کہ ''اسلام اور جماعت کی دعوت تمام غیر مسلموں تک پہنچانا ضروری ہے، اس میں مدد وتعاون کے لیے ہم حاضر ہیں، میں سیرت رسولؐ پر ایک کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔''

پونہ کے جوائنٹ پولس کمشنر شری سنجے کمار نے کہا ’’مسلمانوں اور اسلام سے متعلق تمام باتیں پولس کے سامنے آنا ضروری ہے۔‘‘ ایک اور پولس ذمہ دار نے کہا کہ ’’آپ لوگ اچھا کام کررہے ہیں ہم آپ کی حفاظت کریں گے اور لوگوں سے کہا کہ جماعت اسلامی کا ساتھ دیں۔‘‘

ایک سکھ ذمہ دار نے کہا ’’آج آپ لوگ جو کام کررہے ہیں وہ اگر بہت پہلے کیا جاتا تو سکھ دھرم وجود میں نہ آتا۔‘‘ آدرش گرام یوجنا کے ڈائریکٹر پوپٹ راؤ پوار صاحب نے کہا ’’ماحولیات سے متعلق اسلام کی تعلیمات فطرت پر مبنی ہے۔ پوری تعلیمات مجھے دیجئے میں اپنے میگزین میں ایک صفحہ اس کے لیے مختص کرتا ہوں۔‘‘

گڑھ چرولی کی معروف شخصیت جناب مان ونائیکے صاحب نے کہا ’’اسلام کی تعلیمات بہت اچھی ہیں، آپ بہترین خدمت کررہے ہیں، میں آپ کی سنگھٹنا کا ممبر بننا چاہتا ہوں۔‘‘

مراٹھا سیوا سنگھ ضلع عثمان آباد کے سابقہ صدر پروفیسر ارون گاڑوے پاٹل صاحب نے کہا ’’یہ حقیقت ہے کہ اسلام سب کے لیے رحمت ونظام حیات ہے۔ اسلام نے عورت کو بہت اونچا مقام دیا ہے، ماں کی خدمت اور بیٹیوں کی پرورش پر جنت کی خوشخبری دی ہے۔ اگر مسلمان اسلام کی دعوت دوسروں تک نہیں پہنچائیں گے تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو کھڑا کرے گا اور اب ہم جیسے لوگ کھڑے ہورہے ہیں۔‘‘

ان تاثرات واحساسات اور پوری مہم کی رپورٹ وتجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ:

☆ عام بندگان خدا حق کے متلاشی ہیں۔

☆ عام باشندگان کے ضمیر زندہ ہیں وہ نیک اور نفع بخش باتوں کو قبول کرلیتے ہیں۔

☆ فرقہ پرستی وفسطائیت سے متاثر ماحول کے باوجود اسلامی تعلیمات کو سننے وسمجھنے کیلئے برادرانِ وطن نہ صرف آمادہ ہیں بلکہ تعاون بھی کرتے ہیں۔

☆ ملت اس فکر سے ہم آہنگ ہوگئی ہے کہ برادرانِ وطن کو دین کی دعوت دینا چاہیے۔

☆ ملت کو غیر معمولی حوصلہ اور وابستگان جماعت کو غیر معمولی اعتماد حاصل ہوا ہے۔

☆ پوری ملت اگر اسلام کا عملی نمونہ پیش کرے تو باشندگان ملک کی بڑی آبادی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ اسلام دین فطرت ہے۔

اسلام کی تعلیمات کے مطابق انفرادی واجتماعی کردار کا عملی مظاہرہ اور اس کی دعوت کو عام کرنا صرف جماعت اسلامی ہند ہی کی نہیں بلکہ پوری ملت اور اس کی تمام جماعتوں واداروں کا دینی فریضہ ہے اور صحیح بات تو یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کے موجودہ مسائل کے حل کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

’’اسلام سب کے لیے‘‘ دعوتی مہم کے کامیاب انعقاد میں شعبہ خواتین سے وابستہ بہنوں، طلبہ تنظیم "SIO" کے ممبران، طالبات کی تنظیم "GIO" کی ممبران اور نوجوانوں کی تنظیم یوتھ ونگ کے علاوہ ائمہ وعلماء کرام اور ملت کے مختلف اداروں نے اپنا اپنا رول ادا کیا ہے۔

ذمہ داران حلقہ کو مہم سے متعلق جو مبارکبادیاں اور دُعائیں موصول ہوئیں ان کے اصل حقدار وابستگان جماعت اور برادرانِ ملت ہیں جنہوں نے پورے اخلاص ولگن کے ساتھ اس کام کو انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور آخرت میں فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین

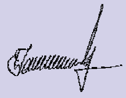

شیخ متین

(سکریٹری جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹر)